



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# مخالفین پاکستان

حَسْبُكَ الشَّيْخُ

پیر طریقت، راہبر شریعت حضرت صاحبزادہ

پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ

سجاد الدین دربار عالیہ غوثیہ دہوداشریف (گجرات)

مؤلف

پیر محمد رضا قادری علیہ الرحمۃ

ناشر

قادری کتب خانہ تحصیل ہزارہ سیکشن ۹ سیٹھ سیکٹر ۱۰

سیالکوٹ

مؤلفین مذكورین

۱۔ مخالفہ پاكستان

۲۔ علامہ محمد رفیع الدین صاحب

۳۔ صاحب حیدر آباد گار

۴۔ قادیان شہر

۵۔ احمد نواز صاحب

۶۔ ۶۳ صفحات

۷۔ ۲۰۰۳ء

۸۔ ۲۰۰۳ء



## ابتدائیہ

تَحْسِنُهُ وَأَمْسِكِيهِ فَتَكُونُ هَكَذَا عَلَى مَا قَوْلِي إِنَّكَ تَكُونُ فِيهِ وَسِعُوا إِلَيْهِ الْمَرْحُومِينَ الْمَرْحُومِينَ  
 حکومتِ قیام اور پاکستان رتبہ ذوالجلال کی نعمت ہے اس ملک کے حصول  
 کے لیے سادہ اعظم اہستہ و جماعت کے مشائخ عظام اور علماء کرام کا کافی جتن ہے  
 جو کہ مسلم لیگ میں شامل تھے۔ لیکن دوسری طرف کانگریس اور اہوار دونوں جماعتیں  
 پاکستان بنانے کی سخت مخالفت تھیں ان دونوں جماعتوں میں بڑھ چڑھ کر حصے لینے والے  
 دو بھائی اور احمد ریٹ علماء تھے۔

لیکن قیامِ ملتوس نے کہ تاریخ کو جتنے ہوتے آج مخالفینِ پاکستان کو تو محریک  
 پاکستان کا لہجہ قرار دیا جاتا ہے جبکہ یہ کانگریس اور اہوار کے ملک خوار تھے۔ اور پاکستان  
 کی مخالفت میں اُسہ نے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا تھا۔

اگر حکومت میں شامل حضرات بھی تاریخِ پاکستان کو بدل کر پیش کریں تو مستحکم  
 قہر ہے اور پھر دوسرا اقتدار حضرات کا نوٹس دینا مزید افسوس کن ہے اس کتاب میں  
 مستند تاریخی دستاویزات سے دو بھائی اور احمد ریٹ علماء کی کانگریس نوازی اور  
 پاکستان دشمنی کا ثبوت درج کیا گیا ہے۔ مگر زور ان نسلِ مخالفینِ پاکستان اور رہبان  
 پاکستان کو تجویز کر سکے۔ آئے دن اخبارات میں حکومت کی طرف سے بھی یہ اعلان ہوتا  
 رہتا ہے کہ مخالفینِ پاکستان کے ارادوں کو ناکام بنادیا جائے گا۔ لیکن دوسری طرف  
 حکومت میں ان علماء کا کافی دخل بھی ہے۔

حکومتِ پاکستان میں آئے دن تفرقہ بازی کی فضا کو نبھا دی جاتی ہے لیکن آج  
 تک حکومت ان لوگوں کی نشاندہی نہیں کر سکی کہ یہ تفرقہ دہرا اقتدار کی فضا پیدا کرنے  
 والے کون ہیں؟ یہ حقیقتِ ظہر بن اشمس ہے کہ جو علماء پاکستان کے مخالف تھے

آج وہ اس ملک کے خدا داد کو چھٹا چھوٹا نہیں دیکھ سکتے۔ منبر و منبر اب سے قائم  
 اٹھاتے ہوئے تفرقہ اور انتشار کی فضا پیدا کرتے ہیں۔ بیرون ملک سے بھی ان کو  
 ہمداد کا منہ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اور یہ سب اہلسنت و جماعت کی  
 مخالفت میں ہی ہو رہا ہے۔

علماء اہلسنت و جماعت نے کیونکر یہ ملک بنایا ہے وہ ان کی حرکات  
 بے باکیوں اور گستاخیوں پر داشت کرتے ہوئے صرف وقایع کا ذکر کام کر  
 رہے ہیں۔

حکومت اور عوام کا فرض ہے کہ ان جماعتوں کے علماء اور تنقیصوں پر کڑی  
 نگاہ رکھے جن کے اکابر نے پاکستان کی مخالفت کی تھی۔

دیوبندی غیر مقلد و بابتوں کے اکابر  
گورنمنٹ برطانیہ کے وفادار تھے۔

### اسماعیل دہلوی کا فتوے

دراپہ تھری کے مونا میرٹ دہلوی نے اپنی کتاب عیادت فیض میں لکھا ہے کہ  
گلہ میں جب مولانا اسماعیل صاحب نے جہاد کا وعظ فرمایا شروع کیا ہے  
اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی تو ایک شخص نے دریافت کیا آپ انگریزوں  
کے خلاف جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے۔ تو آپ نے جواب دیا کہ ان پر جہاد کرنا  
کسی طرح واجب نہیں ہے ایک ترجمان کی روایت میں اور دوسرے ہمارے  
مذہبی لکھائی کے ادا کرنے میں وہ فدا بھی دست اندار ہیں کرتے ہیں ان کی  
حکومت میں یہ طرح آزادی ہے بکراں پر کوئی حملہ اور جو مسلمانوں پر فرض ہے  
کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر تانغہ ڈالنے دیں۔ (نادر علی بھیرت مہی)

حیات حیدر دہلوی اسماعیل ان کی سرکاری من مقررہ کتاب میں لکھتے ہیں کہ میری  
مذہب کے سب سے بڑے بھائی کے کہنے سے ان کے دل میں تو یہ نیت کہ حکومت  
میں ان کی حکومت کا حال کی چیز اس کا کہ ہے تو میں بکھڑ کہ مقلد کی ہمارے نہیں ہوں  
اور ان کی عیادت میں ہے اور خوب حکومت میں ہونا چاہتے ہوں اور میری  
دستور میں عیادت دہلوی

پھر وہی جو پہلے کے طور پر ہے وہاں سے نکال دیا  
یعنی کہ وہاں سے

تو پھر کیا کرتے تھے اور اگر ان کے پاس ہی رہتے  
وہی کہ ان کے شہر کے لوگوں کو یہ حق تھا کہ ان کو  
اور ان کے ہمارے ہیں

مذکورہ سب کے غیر مذکورہ

وہی جو پہلے کے طور پر ہے وہاں سے نکال دیا  
یعنی کہ وہاں سے  
تو پھر کیا کرتے تھے اور اگر ان کے پاس ہی رہتے  
وہی کہ ان کے شہر کے لوگوں کو یہ حق تھا کہ ان کو  
اور ان کے ہمارے ہیں

مذکورہ سب کے غیر مذکورہ

وہی جو پہلے کے طور پر ہے وہاں سے نکال دیا  
یعنی کہ وہاں سے  
تو پھر کیا کرتے تھے اور اگر ان کے پاس ہی رہتے  
وہی کہ ان کے شہر کے لوگوں کو یہ حق تھا کہ ان کو  
اور ان کے ہمارے ہیں

مذکورہ سب کے غیر مذکورہ

وہی جو پہلے کے طور پر ہے وہاں سے نکال دیا  
یعنی کہ وہاں سے  
تو پھر کیا کرتے تھے اور اگر ان کے پاس ہی رہتے  
وہی کہ ان کے شہر کے لوگوں کو یہ حق تھا کہ ان کو  
اور ان کے ہمارے ہیں

وہابی کی بجائے اہلحدیث کھلانے کیلئے بیابانی کا  
انگریزوں کی خوشامد کر کے مستطوری لینا !

اہلحدیث کے تئیں اہلحدیث کے لئے جو کچھ کہیں گے وہ سب سچ ہے  
کیونکہ اہلحدیث نے سچ کو حقیقت مانا ہے جبکہ اہلحدیث نے سچ کو حقیقت مانا ہے  
کہ ہم سچ کو حقیقت مانا ہے جبکہ اہلحدیث نے سچ کو حقیقت مانا ہے  
جس نے سچ کو حقیقت مانا ہے جبکہ اہلحدیث نے سچ کو حقیقت مانا ہے  
نہتے۔

اور یہ سچ ہے جس کی

انہوں نے لکھ دیا ہے کہ اہلحدیث کی ایک بکھرا ہوا بیعت  
گنہگاروں کے ذریعے سے ہونے لگی ہے جس کی وجہ سے  
اس بیعت پر ہرگز کوئی عمل نہیں ہو رہا ہے جس کی وجہ سے  
انہوں نے لکھ دیا ہے کہ اہلحدیث نے سچ کو حقیقت مانا ہے  
نہتے۔

اور یہ سچ ہے جس کی

قرآن مجید میں لکھا ہے کہ اہلحدیث نے سچ کو حقیقت مانا ہے  
نہتے۔

No. 137

FROM

W. M. Young Esq.,  
 Secretary to the Government  
 of the Punjab

TO,

Moulvi Abu Saïd Mohammod Hussain  
 Editor of the 'Ashtat-ul-Sunnat'  
 Lahore.

D/Lahore 17th January 1887.

Sir,

In reply to your letter No. 195 of the  
 12th May last, asking that the use of the expression  
 Wahabi in reference to members of the community  
 which you claim to represent may be prohibited  
 in Government orders.

I am directed to forward the enclosed  
 copy of a letter No 1950 dated the 3rd  
 from the officiating secretary to the Government  
 of India, in the Home Department, the dissemi-  
 nation of the use of the term Wahabi in official  
 correspondence.

I return the books received with your

Letter No 547, of the 21st September last, together  
with the original signed notice which you have  
been good enough to submit in your subsequent  
letters for the perusal of Government

I have the

hon Sir

Your most obedient Servant

30/

for the Secretary to the  
Government of the Punjab.

Copy of a Letter No 1158 dated the 3rd  
December 1886 from the officiating Secretary to  
the Government of the India Home Depart-  
ment to the Secretary Government of the  
Punjab.

ترجمہ: صاحب ڈپٹی ایچ بی اے سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ ہڈریڈ ٹی بڑی  
۱۲ مئی ۱۹۰۹ء جنوری ۱۹۰۹ء بنام مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعت  
اساتذہ لاہور بکسٹاپ چٹھی نمبری ۱۹۵ سورخ ۱۲ مئی ۱۹۰۹ء تحریر کرتے ہیں کہ  
حسب درخواست آپ کی طرف سے دی گئی اس جماعت کے لیے سرکاری کتبغات  
میں استعمال نہ کیا جاسکے۔

۲. کتابیں جو آپ نے چٹھی نمبری ۵۴۵ سورخ ۱۲ مئی ۱۹۰۹ء مع اہلی دستخط  
شدہ فرس جو آپ نے اپنے سابقہ خط کے ساتھ گورنمنٹ کے دفتر کے لیے  
بجلی تحویل دی ہیں۔

چونہ فری ۵۰، مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۳۷ء صاحب نام تمام سیکرٹری گورنمنٹ  
سرموڈیا پرنٹنگ نام صاحب سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب بجواب آپ کی چوٹی  
نمبر ۳۳ مورخہ ۱۸ جون ۱۹۳۷ء آجوں تشدد آپ کو تحریر کی جاتا ہے کہ نواب گورنر جنرل  
بہادر پنجاب کی آئی بی کی کسٹم سے تعلق رائے کرتے ہیں کہ آئندہ سرکاری خط و  
کتابت میں وہابی کا خط استعمال نہ کیا جائے

انبار احمدیٹ امرتسر ۲۶ جون ۱۹۳۷ء

نواب صدیق حسن کی تصدیق | نام لوہاتیہ نواب صدیق حسن بھوپالوی کی کتاب  
ترجماں وہابیہ کے آخری ماس درخواست کا

اور فریڈ سے اس کی منظوری کا تذکرہ ان الفاظ میں موجود ہے۔

’فرقہ موحدین لاہور نے صاحب بہادر موصوف کی رد بکاری میں استدعا  
پیش کی کہ موحدین جو غلط نام وہابی سے پکارے جاتے اور اطلاق اس  
لفظ کا ماثہ موحدین پر کیا جاتا ہے سولہوی سرکاری اشتہار دیا جاوے  
کہ آئندہ فرقہ ہائے موحدان غلط نام وہابی سے نہ مخاطب کیے  
جائیں چنانچہ لفٹیننٹ گورنر بہادر موصوف نے اس درخواست  
کو منظور کیا اور پھر ایک اشتہار اس مضمون کا دیا گیا کہ موحدین ہند پر  
شعبہ بدخوبی گورنمنٹ ہند ماثہ نہ ہو اور خصوصاً جو لوگ کہ وہابیان  
کلیک ہزارہ سے نفرت ایانی رکھتے ہیں اور گورنمنٹ ہند کے غیر غرض  
ہیں اسے فرقہ موحدین مخاطب نہ وہابی نہ ہوں‘ ترجمان وہابیہ ۱۹۳۷ء

عبد المجید سوہاگونی کی تصدیق | فیہ قدین عنایت کی مقتدرہ شخصیت مولوی عبد المجید  
سوہاگونی جو کہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کے  
نائب و نائبین کے شیخ تفسیر مولوی صاحب لاہوری سے ملے وہ ابھی سے  
نائب و نائب سوہاگونی و فیہ قدین عنایت کے ترجمان مولوی سے انبار احمدیٹ اور  
مسلمانان کرتے رہتے ہیں بحقیقت وہابیہ کے ذمہ دار عبد المجید ابراہیم سیالکوٹی ہیں

میں پکی کتاب سیرت نکالتے ہیں اور انہیں قلم و آواز سے یاد دلاتے ہیں۔  
 شام کی گھنٹے آتا ہے۔ یہ سیرت شکر و شکر ہے۔  
 لفظ ابائی آپ کی کوشش سے رکھی گئی ہے۔ انہیں اس سے پہلے  
 ہوا اور جو قسمت کو بد قسمت ہے اس سے دور رکھیں اور سیرت شکر  
 دیوبندی تحفہ کی کتاب کا نام رکھیں۔ اس کی تشریح و تفسیر  
 اور اس کے کام و معاون تھا۔

## مدرسہ دیوبند انگریزی حکومت کے خلاف نہیں بلکہ ترقی و ترقی ہے

دیوبندی مولوی اس نے مولوی کے خلاف جو دعویٰ کیا ہے  
 بریلی مدرسہ دیوبند کے متعلق جو دعویٰ کیا ہے کہ تعلیم و ترقی  
 ایک معتمد انگریز پانڈے کا قاتل اس کے خلاف دعویٰ کیا ہے کہ

اس مدرسہ دیوبند نے جو تعلیم و ترقی کی اور جو تعلیم  
 بریلی میں ہے تعلیم کو ترقی کے ایک خفیہ معتمد انگریز کے پاس  
 اس مدرسہ کو دیکھ کر اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا  
 اس کے معاند کی چند سطر درج ہیں

جو کام بڑے بڑے ہوں ہیں ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے  
 ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہر روز ہے۔ جو کام پر سپر ہر روز  
 روپیہ ماہانہ خرچہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس  
 روپیہ ماہانہ ہر روز کرتا ہے۔ یہ مدرسہ خدا کے ہاں نہیں بلکہ مروج  
 ہے کہ خدا کے ہاں کہہ سکتے ہیں مولانا محمد حسن نازقی نے مدرسہ دیوبند کی  
 ترقی کے لیے جو کام کر کے انگریزوں کا پیشو جو ترقی کے لیے ترقی  
 ہونے والے ہیں یقیناً انگریزوں کے پیشو و نیک خواہوں کے لیے یہ دلائل  
 کے ساتھ یہ ایک ایسا بدن داغ ہے جو قیامت تک میں اتر سکتا

## علماء اہلسنت و جماعت کا مطالبہ

مسک اہلسنت و جماعت اہل ہدی کے علم اکثر دیکھتے مرتبہ نام بدل  
 اس حقیقت سے باخبر کرتے رہتے ہیں کہ ہندوستان سے دیوبند کی  
 سرریوں کا آنا غزوہ سے خالی نہیں ہے۔ مختلف بہانوں سے پاکستان آتے  
 ہیں۔ دراصل ان کا آنا پاکستان میں تحریکی کارروائی کرنا مقصود ہے۔ وہ ہندو  
 سے پاکستان بننے کی سہ تر ویرغاغت کی سعی اور پاکستان کے قیام کا غزوہ بلند  
 کرنے والے واحد نیندہ جماعت مسلم لیگ کی بنیاد بول نہ صرف غیبت  
 ہی کی بیکسیر طاعت کے فتنے لگاتے۔ لفظ پاکستان کا استعمال اڑایا  
 رہنے لگیں۔ بلکہ جب پاکستان بنی گا تب بھی اس کو بازاری عورت ہندوستان  
 پاکستان صاحب و نگاہ جیسے نازیبا لفظ سے یاد کرتے رہتے اور اسے میں  
 سے سمجھاتے کہ وقت کے کیسے خیر خواہ ہو سکتے ہیں حکومت کو ان پر کڑی  
 غور کرنی چاہیے اور دوسرا ملک سے ان کی آمد رفت بند کرنی چاہیے۔

دیوبند کی وہابی مولویوں کا پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا کرنا اور ہندوستان

بہرے پنی ۲ نومبر ۱۹۵۷ء کی شامت میں لکھا ہے کہ

بھارت سے ہر سال چاروں کے قافلہ کے ساتھ چار ہری ہری

یا کٹر سی ہری کو صوبہ جات میں جو پاکستان کے خلاف اور بھارت

کے حق میں پراپیگنڈا کرتا ہے اس کو ہندوستان ۲ نومبر ۱۹۵۷ء

اعمار علیہ اقبال کے نظریہ کی نفی ہے

مضامین اقبال و قوم عزیز کے خلاف لکھتے رہے اور



نہ نہ دھڑل حسہ م کی !  
 حور علی سدہ تھے وہ دیش جگت میں  
 نہ پختہ مگر چو شس جنوں دیکھ رہا ہوں  
 نیرنگی دوراں کا فسوں دیکھ رہا ہوں  
 مداف کے لب بھی تریہ فتودں میں مجروح  
 تنکیر کا یہ شوق فسوں دیکھ رہا ہوں  
 فیوں سے بہت خست کچھ بڑوں کے بجاؤ  
 بدلا ہوا، انداز حسنوں دیکھ رہا ہوں  
 یہ سب فتوے فتودں کی یہ اندھیر  
 فنکاری شیطان کا فسوں دیکھ رہا ہوں  
 پہاں سی تو رب میں تعمیر کے انوار  
 چھٹ باتیں گئے ہاں شیگون دیکھ رہا ہوں  
 ق گئی امب کی سداں کی سوگند  
 تجھ کو پئے اغراض ٹگوں دیکھ رہا ہوں  
 کس برق نکاہیں کا یہ عجیبہ افتر  
 اب شعہ فشاں سوز دروں دیکھ رہا ہوں  
 (۱۰ بنامہ تہن دیوبند ملک مسی ۱۹۵۵ء)

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کو بھی انگریزوں سے مبارز  
 مدد ملتی تھی چنانچہ دیوبندیوں کے مولوی شبیر احمد عثمانی نے خود اس کا ذریعہ  
 غلاموں کیاستہ :

اشرف علی تھانوی کو انگریز کی طرف سے چھ سو روپیہ ماہانہ وظیفہ

”حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی .... ہمارے  
 آپ کے مسئلہ بزرگ و پیشوا تھے ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے  
 ہوئے تھا کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہانہ حکومت کی جانب سے ملنے  
 جاتے تھے“ (مکملۃ الصحیفہ ص ۹)

غیر مسلم دیوبندی داعیوں کی تبلیغی طاقت کے بانی کو بھی انگریزوں سے  
 روپیہ ملتا تھا کس کا ذکر بھی دیوبندیوں کے مولوی حفیظ الرحمن صاحب  
 نے کیا ہے ۔

## تبلیغی جماعت کے بانی کو انگریزوں سے روپیہ ملتا تھا :

مولانا حفیظ الرحمن صاحب نے ہمارے ہاں یہ سب صاحب  
کی تبلیغی تحریک کو بھی بہت بڑی خدمت پہنچائی ہے۔  
بذریعہ جسے رشید احمد صاحب نے پھر اپنی کتاب میں  
جو لکھا ہے۔ (مکالمۃ الصدیقین صفحہ ۱۰)

## جمعیت علماء اسلام انگریزوں کی مالی امداد اور یہ پریشانی کی تھی

دیوبندیوں کے مولوی حفیظ الرحمن کی تہذیب کا خد و خد دیوبندی حضرات کے  
دارالشاہت دیوبند ضلع مہاراجپور کے شائع کردہ رسالہ مکالمۃ الصدیقین میں  
لفظ میں درج ہے :

مولانا حفیظ الرحمن صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ کلمۃ میں جمعیت  
العلماء اسلام حکومت کی طرف سے امداد اور سبسائیڈ کے نام سے قلمبند  
ہو گیا ہے۔ (مکالمۃ الصدیقین صفحہ ۱۰)

دیوبندی وہابی مولویوں نے جو انگریزی حکومت سے بغاوت کرتے تھے ان کو  
قرار دیا یہ اسی امداد کا ہی کرشمہ تھا چنانچہ دیوبندیوں کے مولوی جسٹس نازک  
کے متعلق مقرر ہیں کہ :

سچ تو یہ ہے کہ جمعیت علماء اسلام کے صدر مولوی محمد علی صاحب میں خود ہی رخصت  
ہوتے ہوئے حکومت کا انڈیا ڈیپارٹمنٹ







۔ خود بہا تو چھوڑ دے۔ روئے ہو اور نہ  
بہا محویت اور نہ بہا محبت

خبرِ اجماع ہے کہ میں موش کاغذ میں موش موشوں کے  
سے تباہیوں میں جا رہا ہوں

وہ کہیں سے جو نہ آیا وہی خیمہ میں ملے گلشن میں نہ آیا  
وہ کہیں سے جو نہ آیا وہی خیمہ میں ملے گلشن میں نہ آیا  
وہ کہیں سے جو نہ آیا وہی خیمہ میں ملے گلشن میں نہ آیا  
وہ کہیں سے جو نہ آیا وہی خیمہ میں ملے گلشن میں نہ آیا  
وہ کہیں سے جو نہ آیا وہی خیمہ میں ملے گلشن میں نہ آیا  
وہ کہیں سے جو نہ آیا وہی خیمہ میں ملے گلشن میں نہ آیا  
وہ کہیں سے جو نہ آیا وہی خیمہ میں ملے گلشن میں نہ آیا  
وہ کہیں سے جو نہ آیا وہی خیمہ میں ملے گلشن میں نہ آیا

میں آج جہد کا نہیں اپنے عمارت پر کھڑی ہیں  
میں آج جہد کا نہیں اپنے عمارت پر کھڑی ہیں  
میں آج جہد کا نہیں اپنے عمارت پر کھڑی ہیں  
میں آج جہد کا نہیں اپنے عمارت پر کھڑی ہیں  
میں آج جہد کا نہیں اپنے عمارت پر کھڑی ہیں  
میں آج جہد کا نہیں اپنے عمارت پر کھڑی ہیں  
میں آج جہد کا نہیں اپنے عمارت پر کھڑی ہیں  
میں آج جہد کا نہیں اپنے عمارت پر کھڑی ہیں

اجماعت و تہذیب کا کتاب

میں آج جہد کا نہیں اپنے عمارت پر کھڑی ہیں

میں آج جہد کا نہیں اپنے عمارت پر کھڑی ہیں

## مولوی عبدالقادر قسوی

وہ یہ کہ یہ مولوی عبدالقادر قسوی بھی گاندھی جی سے ملے اور انہوں نے  
 انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔  
 انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔  
 انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔

مولوی عبدالقادر قسوی صاحب خاندان تھے۔  
 صاحب پر دستل و دریس گئی تھی وہ مدت نام نہاد رہے  
 کے اور نہ کہ وہ اپنی موت کی بنا پر نہ شش نہیں ہونے  
 کہ مذکورہ عزیز کی ایک بیٹی کے لیے تھی۔  
 انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔  
 انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔

مولوی عبدالقادر قسوی صاحب نے انہوں سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔  
 انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔  
 انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔  
 انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔

انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔  
 انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔



موجودی دودغز نوی کاغذ پر لکھی | دودغز نوی کاغذ پر لکھی کے ایک  
تھے غز نوی صاحب اپنے دودغز نوی کاغذ پر لکھی پاکستان کے خلاف  
کریوں کے مادی تھے، حرور کا کریوں کے جہنم تھے اور مٹی لٹے رو میں  
دعا ہے۔ ان جہنم کا تو ایک پاکستان کے سلسلہ میں جو کر رہا ہے۔ وہ  
خدا کی شمس سے تب بھی ایک موندنا کی تحریر سے کسی کو آپ کے سامنے پیش  
کیا جو اسے سونا ماقہ میں سے بنا دے کہتے ہیں کہ |

غز نوی تحریک پاکستان کے مخالف تھے | جو قوم دودغز نوی کا  
سے اسے تاریخ لکھنے یا کھانے کا کوئی حق نہیں بلکہ اسے کو آپ لکھیں کہ اسے  
سوں کا ذکر ہے خدایں کرنا پڑے تو جناب آئیں تو اسے سوں کے مادی  
کڑی کے اسے بھری ہوئی ہے، اگر ہم نے اسے سوں کے اسے زبان  
بند کرنا تو اسے کوئی کیسے ہوگی کاشیں اس حیدر کی ہوتے تو آپ کو اتے  
کہ دودغز نوی کاغذ پر لکھی تھے |

کسی بندے میں کڑی بیاں تھے مگر بھی ہری سہری  
دینت و دانت و در کھڑ کے اعتبار سے دودغز نوی تو عمر حیات دودغز  
ہوتے سب سے کہتے کہ، انہ تھے۔ (دودغز نوی دقت ہو رہا ہے)

دودغز نوی بندہ قوم سے مایوس ہیں | ادنیٰ مولوی غایت اللہ شری ازبانی  
مقتدر شخصیت دودغز نوی کی بندہ دودغز نوی کے بارے میں راجعہ اوہیں کہ،  
موجودی، دودغز نوی سے اپنی قوم (دودغز نوی) سے سخت مایوس ہیں لیکن  
بندہ قوم کا گریس سے مایوس نہیں مگر دشمن ان کے کام کرتے  
رہتے ہیں، اس کے دودغز نوی میں بیٹھے رہتے ہیں، اور اپنی جماعت

گائی ورنیں، اس کے پاس میں صاف رہا ہوں  
یہاں وہ اس کے ساتھ جو کھانے کے لیے

## مولوی اسماعیل کا ٹریسی!

ناظرین! وہاں کی مری طبیعت کے یہ کہ وہاں کی طبیعت  
کے بغیر تھے جو کہ بعد میں مری طبیعت کے یہ بھی تھے کہ وہاں کی طبیعت  
سلفی تھی اور کائنات میں کائنات مندوں کے ساتھ کائنات کے  
یہ جو کہ بعد میں مری طبیعت کے یہ کہ وہاں کی طبیعت  
جو کہ بعد میں مری طبیعت کے یہ کہ وہاں کی طبیعت

اسماعیل کا ٹریسی آف گوہر انوار کا  
مراد بھاشا چند کی صدارت میں تقریر کرنا  
تقریر میں مولوی اسماعیل صاحب جو کہ گوہر انوار کا ٹریسی تھا کہ یہ

تقریر میں مولوی اسماعیل صاحب جو کہ گوہر انوار کا ٹریسی تھا کہ یہ  
تقریر میں مولوی اسماعیل صاحب جو کہ گوہر انوار کا ٹریسی تھا کہ یہ  
تقریر میں مولوی اسماعیل صاحب جو کہ گوہر انوار کا ٹریسی تھا کہ یہ  
تقریر میں مولوی اسماعیل صاحب جو کہ گوہر انوار کا ٹریسی تھا کہ یہ  
تقریر میں مولوی اسماعیل صاحب جو کہ گوہر انوار کا ٹریسی تھا کہ یہ

## کانگریس اور انگریزوں کی حکومت

کانگریس اور اصل انگریزوں کی حکومت کو ختم کرنے کا ایک پلیٹ فارم





یہ آؤ گا دھم دھم کے لئے پندت نزد صاحب کی جہ مروت سے  
 رہتا کہ صاحب ان کی آؤ کے لادو پیکر میں اپنی طرف  
 سے نہیں لگتے مسئلہ کا دھم دھم کے چاہتے ہیں کہ پاکستان کی  
 تعریف ضرور نہیں پندت نزد صاحب بھی دوا چاہتے ہیں کہ  
 تعریف ضرور نہیں ہے یہ در کا گری اخبار لاہور و غیرہ مقامات کے  
 بھی ہیں تو رہا ہے میں کہ بھی تک اس کی تعریف میں نہیں ہو سکی  
 سونہ تک چن رہے ہیں کہ ہم پاکستان نہیں بننے دیں گے! پیغام ہدایت مذ  
 مودی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے بناری صاحب کے متعلق بھی وضع  
 حوالہ کیا ہے۔

مورن صاحب کو رکش دے پلنے کا گری ہیں!

پیغام ہدایت مذ

کا گری میں وہی مورن کا بڑا چوڑا کرخت لیا دہانہ کی توریوں سے اٹھتے  
 ہیں لاہری مورن پر دہانوں کی شہ و ذوق شخصیت مودی ابراہیم صاحب میری  
 کا کہتے دھم دھم میں

مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے اپنے سارے  
 مولوی ابراہیم میر کا فتوے | پیغام ہدایت میں نمایاں حروف میں یہ قوی  
 دہانہ ہے کہ

کا گری سے تار و تش کر دہ مسلمانوں کی تباہی کا بوجھ اٹھ رہے

پیغام ہدایت مذ

دہانوں کو مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کی نصیحت

فوارہ تیر مودی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے اپنے فرقہ کے لوگوں کو اپنے

دوبوں کے دھور سنہ ذخیرہ ہٹا کر تھیں ستے سو سے اتنے کا ایک سو  
سے مٹی کا کرتے ہیں۔

امیڈیٹ جماعت اپنے ناقص صدور پر حق و نارہنا میں  
تخویروں اور تقریروں سے دھور ڈالنا سے کیوں نہیں میں میں تو  
پڑنے خارجی اور بے علم محض ہیں اور بعض کا ٹریس ہیں یہ میت لے  
پیر مہ علی شاہ علیہ الرحمۃ کا فتوے

شریف سے کسی نے کا ٹریس میں شامل ہونے سے مستحق فتوے پر نہیں اس سے  
جو جب آپ نے تحریر فرمایا وہ تو کوئی مدد یہ میں روح ستہ نادرین کے ہے  
وہ سوں اور جواب دونوں درج ذیل میں

سواں کیا مسلمان کو کا ٹریس میں شامل ہونا چاہیے یا نہ ؟  
جواب بھگتی شاہ صاحب وفقہ شہ تہاں المجتہدین صاحب این  
تسیم استمداد دوما میری رائے میں یہ شمولیت اسلام کے مختلف  
الفاظ بارز ہے اس لیے دوما کوئی بزرگوارہ بقسطہ خود

ناظرینے کراؤم کا ٹریس کی یہ مسلمان کی ہستی و خیر حسی پر مذمتی فکر  
اس لا مقصد انگریز کو مضبوط کرنا تھا جیسا کہ چوہدری حبیب احمد صاحب نے  
ایک کتاب 'توحید پاکستان' اور ٹیسٹ عامہ میں مسٹر سید پان کی کتاب کے  
حوالے سے شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے اس کے چند اقتباسات پیش  
ہدایت میں :

کا ٹریس کیا مقصد کیا تھا

مسٹر میونسپل کا ٹریس کی ذرا بھی سند و ستان کی تہری کے لیے نہیں  
بکراشن کی کیا دلیل مضبوط کرنے کے لیے مسٹر میونسپل کا ٹریس

ہی شکر یہ کہ یہ کیوں نہ اور کرے کہ انہوں نے ایک مہینی تعلیم کی بنا ڈالی  
جو اپنی کشمکشوں سے شانہ بھوٹ کے وخت کی طرح پرواں چلے کر  
پہنتے ہیں کہ ہندوستانی اس بات کو ملحوظ رکھے کہ یہ کیشت  
پر چڑھ کر حکومت کے جوئے سے آزاد کرانے کا مقصد نہ تھا بلکہ یہ کہ  
بیشتر حکومت کے جڑوں ہندوستان میں اور مضبوط و مستحکم ہوں تاکہ  
برقیہ سے وفاداری کا گڑبگڑ کا مذہبی فریضہ تھا تیسرا یہ کہ برٹش و حکومت  
کا یہ رویہ تھا کہ گائریس کے ساتھ ساتھ ساتھ

۱۹۴۷ء میں گلدر میں دو اوجھانی زبانوں کی صورت  
کا گائریس کا دوسرا اجلاس

میں منعقد ہوا جس میں انہوں نے اپنے خلیفہ  
صداقت میں فریاد کیا یہ ممکن ہے کہ اس قدر کا اجتماع جس کا ہر فرد برٹش حکومت کی  
فخروں سے وقف ہے کہ کسی ایسے مقصد کے لیے منعقد ہو سکتا ہے جو حکومت  
کے خلاف ہو، اس حکومت کے جس نے ہم کو یہ سب کچھ دیا ہے ہم کو  
صاف طور سے اعلان کر دینا چاہیے کہ ہم اس سے پرتک و فزاد ہیں  
گائریس کے ساتھ ساتھ ساتھ تیسرا یہ کہ بھارت کو ایک پاکستان اور شینٹل کے بعد  
چودھری حبیب اللہ ۱۹۴۷ء

۱۹۴۷ء میں گائریس کا بانی ہی فریڈنک جڈاس کے بعد  
کا گائریس کے انگریز صدر

۱۹۴۷ء میں گائریس کی صدارت مسٹر جارج ویول نے کی سرکاری وید ہرل ٹری  
سول پر اس کے ذریعے تھے۔ ۱۹۴۷ء میں انہوں نے فٹن ر اور ۱۹۴۷ء میں انہوں  
نے مہی کے اجلاس کی صدارت کی جس میں پشیمپٹ کے مہاراجہ جھنڈا کے  
مشہور خلیفہ جارجس نے اپنے شرکت کی پشیمپٹ میں پارلیمنٹ کے ایک  
دوسرے مہاراجہ نے گائریس کے اجلاس کی صدارت کی سلیٹ کے قیام  
کے بعد دو سال قبل یعنی ۱۹۴۷ء میں بھی کے اجلاس کی صدارت نے کی گئی



# مسلم لیگ اور دیوبندی 'مودودی

مسلم لیگ میں شرکت کا دیوبند کے مسلک اور تعلیمات کے خلاف ہے | دیوبندیوں کے اکابر نے بھی سوئیڈن کی مفت کی چنانچہ اشرف علی تھانی کے متعلق مولوی عبداللہ تھانی دیوبندی نے لکھا ہے کہ :

'مخبرِ حق تھانی اور مولوی شبیر علی تھانی کا مسلم لیگ میں شرکت کرنا ہم سے کابر دیوبندی اکابر خصوصاً حضرت تھانی کے مسلک اور تعلیمات کے برخلاف ہے۔ اس کے ثبوت کے لیے حضرت تھانی کے مشہور خط مولا ناسیہ علیا خان صاحب مولا خیر محمد صاحب مولا محمد عبدالجبار صاحب مولا محمد طیب صاحب مولا محمد کفایت اللہ صاحب صدر مدرس ہارسہ سعید یہ وغیرہم کی مسلم لیگ میں عدم شمولیت اس کی روشن دلیل ہے۔' (اشرف الانادات ص ۱۸)

مسلم لیگ کی مخالفت کرنا | دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانی نے کہا ہے کہ موجودہ لیگ خالص اسلامی جماعت اور مذہبی و شہرعی تنظیم سواد اعظم تسلیم نہیں کی جاسکتی۔

(اشرف الانادات ص ۱۸)

مسلم لیگ بدین جماعت ہے | دیوبندیوں کے مولوی عبدالجبار نے مسلم لیگ کے متعلق مولوی اشرف علی تھانی

دیوبندی کے نظریہ کو ان افغانوں میں پیش کیا ہے کہ :

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت سیدنا مسیح (ع) شریف سے

مسلم لیگ جیسی بدین جوہریت کی حمایت کریں۔“

۱۔ شریف لاف و اداس حد معجزہ مراد ہی

لیگ کی تائید اور شرکت کسی طرح گوارا نہیں | ”فی الواقع حجت مرید“

اور تائید کسی حجت گوارا نہیں کر سکتے | ۲۔ شریف لاف و اداس حد

علماء تحفانہ مجنون نے مسلم لیگ کی مذمت کی | جب دعوت حق میں

لیگ اور اس کی حمایت کی استعدا اور درخست کی گئی تو علماء تحفانہ مجنون

دیوبندی نے بالاتفاق لیگ کی مذمت فرمائی | ۳۔ شریف لاف و اداس حد

مسلم لیگ کو دوٹو دینے والے سور میں | بخاری نے مبارک جو رک

مسلم لیگ کو دوٹو دیں گے وہ سور ہیں اور سور کھانے والے میں |

دچستان ۱۲۵ | مصنف مولوی حفیظ علی خان

احرار اور مسلم لیگ کی مخالفت | احرار اور مسلم لیگ کے درمیان کامل

اختلاف تھی اور مسلم لیگ کے پاکستان

کو انہوں نے بھی قبول نہ کیا تھا جس زمانے میں مسلم لیگ قائد اعظم کے زیر قیادت

پاکستان کے لیے جدوجہد کر رہی تھی | احرار بزرگ لیگ کی تباہ کن شخصیتوں کی مخالفت

شروع سے تھے۔ اور ان پر غیر اسلامی زندگی بسر کرتے کے الزام عائد کر رہے تھے

ان کے نزدیک لیگ اسلام کی طرف سے محض بے پرواہی نہ تھی بلکہ دشمن اسلام

تھی۔ ان کے نزدیک قائد اعظم کا ”فراغ علم“ تھے۔

(دیکھو رٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۴۳)

مردودی صاحب مسلم لیگ و قیام پاکستان کی مخالفت | <sup>نور دودی صاحب</sup> بھی پاکستان کے قیام کے خلاف تھے۔ انہوں نے پاکستان بنانے کا مفاد کرنے والی دوا اور داندہ واجہ مسلم لیگ کی حمایت میں ایک لفظ بھی نہیں کہا بلکہ کھلے بندوں مخالفت کرتے جیسارہن کی تحریروں شاہد ہیں :

مردودی نے مسلم لیگ کی حمایت میں ایک لفظ بھی نہیں کہا | <sup>مردودی صاحب نے</sup> خود بھی اپنی تحریروں میں اس کا ذکر نہ کیا ہے چنانچہ ترجمان القرآن میں لکھا ہے کہ :

”مسلم لیگ کی حمایت میں اگر کبھی کوئی لفظ میں نے لکھا ہو تو اس کا حوالہ دیا جائے۔“

ایک دوسرے شمارہ میں مولوی صاحب رقمطراز ہیں کہ :

”ہر کس بات کا کھلے بندوں اعتراف کونے میں کہ ہم تقسیم ملک کی جنگ سے غیر متعلق رہے۔“ (ترجمان القرآن نومبر ۱۹۴۷ء)

مردودی صاحب نے اپنی کتاب سب سے کشمکش حنفیہ سوم میں لکھا ہے کہ :

”فہرستوں کو لیگ کے قائل غلط سے لے کر چھوٹے مقدموں تک ایک بھی یہ نہیں جو اسلامی ذہنیت اور اسلامی طرز فکر رکھتا ہو اور مصلحت کو اسلامی نقطہ نظر سے دیکھتا ہو۔ یہ لوگ مسلمان کے مفاد و مضموم اور اس کی مخصوص حیثیت کو بالکل نہیں جانتے۔“ (ایسی کسمکش ص ۲۱ ج ۲)

مولوی صاحب یہ کہتے ہیں کہ :

”مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ سب ایک ہی مسلم ہیں کوئی فرق نہیں منہ دستان میں جہاں مسلمان کثیر القاعدہ میں ہیں وہاں ان کی حکومت قائم ہو۔“

کسمکش ص ۲۱ ج ۲

قیام پاکستان کا مفاد اور وقت ضائع کر نیکی حماقت ہے۔ مردودی صاحب

یہ نکل نشان کرتی ہیں۔

اس نام نہاد سلطنت کے اتنی ہی طاقت تھی کہ اس کے قیام میں اپنی قوت ضائع کرنے کی قہمات کو نہ کر سکتا تھا۔  
اس کی شکست کا یہ

موردی کا تحریک پاکستان کی مخالفت نہ کرنا

اس لیے کہ کو بھی نظر انداز کرنا چاہیے کہ عوام میں یہ مہم تیار کی کہ  
اس کے کرامات نے تحریک پاکستان کی مخالفت کی سب سے محبت مند  
پلٹنے کو نہ دے اور شور سے مخالفت کو بھی کسب نہ کرے۔  
میں علماء کا دور بوجہ برحقہ اور کس سند عات و مذہب سے  
جوان کے لیے مخصوص تھی پھر خواجہ محمد اسلمی کی رائے  
اسلام کی سب سے بڑی نقیب تھی لیکن غرق جمعیت کے متعلق تو یہ کہ  
جانتا تھا کہ وہ کس سے اور قومی نقیب کی سی مخالفت نہ کرے۔  
اس لیے تحریک پاکستان کی مخالفت میں کے حقدور حقدار تھے  
مولانا موردی سے تو دوقومی نظریے کے پیش رہے تھے۔  
اس لیے تحریک پاکستان کی مخالفت کی یہ ایک تھی چنانچہ ان کے خیال  
آزاد تھے اور بھی ماضی پوری طرح فراموش نہ ہوئی۔ جب  
جمہوریت اسلامی سے منسلک تھے ہی نظامہ اسلام کا مفہوم اور اسے  
اس سے سب سے پہلے کی نوعیت دی گئی اور عوام سے جاری سمجھ گیا۔  
کتاب "جمہوریت کو اسلامیہ" کے قیام کا آغاز خیر تھا تو اس نے  
تحریک پاکستان میں کبوں نہ حصہ لیا۔ اس کے وقت میں ہی

زندہ سے سگری ہی کھتے ہیں کہ:  
 "ہی محو مجھے ہمیشہ کس بات کا قوت ہے کہ میں: مودودی نے  
 تحریک پاکستان میں شرکت نہیں کی۔" اُسے وقت، ۲ مئی ۱۹۴۷ء  
 بانیان پاکستان کی نیت پر حملہ کرتے تھے یہ بھی کچھ ہے کہ:

مختصری مودودی نے بانیان پاکستان کے بارے میں  
 شکایت کی ہے۔ لیکن مودودی نے شکایت سے تجویز کر کے بانیان  
 پاکستان کی نیت پر بھی حملہ کیا ہے کہ ان کا مقصد ہی یہ تھا کہ نفاذِ شریعت  
 کو نہ مودودی کس طرح انہوں نے قوم کو دھوکا دیا۔ بھگت روزا ظاہر  
 کی پوٹ میں گمریزی لفظ فرڈ (FRAUD) درج ہوا اس بیان  
 سے پوری تحریک پاکستان کی دھوکا دہی ثابت ہے، اور کس کس  
 موبدین دینی غین کا ردِ کھن کرنا سے مراد ہے۔ مودودی نے وقت ۱۹۴۷ء  
 قیامت حضرت منہاج، جو بہادر و جرات کی بدستوری میں اپنے منہ  
 حضرت سید ارسوز کے خیر خواہ کا پاکستان کے تعلق کو دارِ حدِ حقہ فرمایا۔  
 آج سب نے پاکستان کے محبت بنے بیٹھے ہیں اور جماعت اسلامی کس  
 حقیقت کو مودودی صاحب نے تحریک پاکستان کی محفوفت کی تھی کہ مصری  
 عربستان میں یہ صادق مومن اپنے قول میں غائب ہو گئے اور:  
 کہتا ہوں یہی کہ جموٹ کی عادت نہیں ہے مجھے

قائدِ اعظم کا فرِ اعظم ہے!

میں نے اپنے بہادر بھائی کو مسلم لیگ پنجاب کی اس کمیٹی میں  
 رکھنا چاہی کہ یہ ایک کہ قادیان بھی نہ چھوڑا انہیں کافر کہنا شروع کر دیا یہ شعر

میں نے خود بھی اس غمزدہ صورت میں یہ نہ دیکھا تھا۔

ایک کا ذکر کے واسطے مسدود ہو گیا۔

یہ قلم کا نام ہے کہ ہے کا نام ہے قلم

میں نے احمد جعفری نے بھی انہیں لکھ دی، لیکن اب میں اس کی ہر  
مراویں کا قلم کا قلم لکھ رہا ہوں کہ اگر قلم کا نام کیا ہے، اور اس کی حقیقت  
میں دیوبندیوں کی جو حالت احمد کے متعلق تھی کہ

ان کے نزدیک ایک مسدود کی حالت سے محض ہے چنانچہ یہ بھی کہ

دشمن مسدود تھی ان کے نزدیک قلم کا قلم لکھ رہے تھے

اور اس کی حقیقت یہ تھی کہ

قلم کا نام ہے کہ ہے کا نام ہے قلم  
ان کے نزدیک ایک مسدود کی حالت سے محض ہے چنانچہ یہ بھی کہ  
دشمن مسدود تھی ان کے نزدیک قلم کا قلم لکھ رہے تھے

احمد ریاست کے مخالف تھے | دیوبندیوں کی حالت سے محض ہے چنانچہ یہ بھی کہ  
دشمن مسدود تھی ان کے نزدیک قلم کا قلم لکھ رہے تھے

احمد ریاست کے مخالف تھے | دیوبندیوں کی حالت سے محض ہے چنانچہ یہ بھی کہ  
دشمن مسدود تھی ان کے نزدیک قلم کا قلم لکھ رہے تھے

پاکستان کی بنیاد بھی کوئی نہیں بنا سکتا | دیوبندیوں کی حالت سے محض ہے چنانچہ یہ بھی کہ  
دشمن مسدود تھی ان کے نزدیک قلم کا قلم لکھ رہے تھے

اس کے قلم کا نام ہے کہ ہے کا نام ہے قلم  
ان کے نزدیک ایک مسدود کی حالت سے محض ہے چنانچہ یہ بھی کہ  
دشمن مسدود تھی ان کے نزدیک قلم کا قلم لکھ رہے تھے

تقریر کرتے ہوئے کہ

بہت کم کسی دن نے یہ پتہ نہیں چن جو پاکستان کو نہ بھولت

ادارہ تحقیقاتی مدت ۲۷

دوبندی موری عطا نہ کیا جس نے

پاکستان ایک بڑی عورت ہے اور جو میں جی ایک تقریر میں کہہ

پاکستان ایک بڑی عورت ہے جس کو امر نے مجھ کو خبر

ادارہ تحقیقاتی مدت ۲۷

عزیزوں کے صدر نے یہ سیکرٹا ہے کہ

نہ نہ لفظ یہ بھی دی تھا جو کہ فریس کا نغز بہ تھا

ادارہ تحقیقاتی مدت ۲۷

دوبندی موری عطا نہ کیا جس نے

پاکستان پیہ پاکستان ہے تقسیم سے پہلے تقسیم کے بعد بھی پاکستان

کے لیے پیہ پاکستان کا فکری دستور کیا اور ادارہ تحقیقاتی مدت ۲۷

پاکستان نہیں مجھ پاکستان امری لٹریٹری عطا نہ کیا جس نے

میں مل پر کی امر کا فرانس میں اپنی تقریریں  
ڈنک کی جڑ یہ اعلان کیا ہے کہ

میں ہوں تو پاکستان و پاکستان کے عطا نہ کیا جس نے

کے مذہبی میں عطا نہ کیا جس نے

میں عطا نہ کیا جس نے

میں عطا نہ کیا جس نے

میں عطا نہ کیا جس نے

دعوتِ خداوندی عطا نہ کیا جس نے

مسئد ایک کے لئے سب علموں میں اس میں رہا نہایت مہر  
یاد میں اور جو اس کی بہت مہر رہا نہایت مہر  
میں نہایت تحقیق زیادہ نہایت مہر رہا نہایت مہر  
اور نہایت تحقیق زیادہ نہایت مہر رہا نہایت مہر

پاکستان ایک سانپ ہے۔ پاکستان وہ مہر ہے جس میں یہ ہے۔

یہ غریب سانپ ہے جو نہایت مہر ہے اور جس میں یہ ہے  
مسئد ایک کوئی ایک پیر ہے اور وہ ایک مہر ہے  
اور وہ ایک مہر ہے اور وہ ایک مہر ہے

لہذا پاکستان ایک سنٹ ہے۔ سنٹ کوئی ایک ہے۔

مسئد ایک کا لہذا پاکستان ایک سنٹ ہے۔ اور وہ ایک سنٹ ہے  
جنہ کوئی ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے  
اور وہ ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے

فہم میں کے مہر اور وہ ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے

پاکستان کا لہذا سنٹ ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے

جو اب ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے

اور وہ ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے

میں پاکستان کا لہذا سنٹ ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے

پاکستان کا لہذا سنٹ ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے

اور وہ ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے

اور وہ ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے

اور وہ ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے

اور وہ ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے اور وہ ایک سنٹ ہے

یہودیوں نے اپنی تقریروں میں پاکستان کو پاکستان بھی کہا۔ ۲۹ نومبر ۱۹۴۷ء کو مورانا  
دودھنڑی نے ممبران میں ایک بیان شائع کرایا جس میں احرار کے اس فیصلے کا اعلان  
کیا کہ وہ اپنے آپ کو کانگریس میں جذب کر دیں گے۔ ”رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۱۸۱“

## مسلمانوں کیلئے نظریہ پاکستان سراسر مضرب ہے

دیوبندیوں کے مولوی حفیظ الرحمن صاحب نے مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی  
کے سامنے کہا کہ:

”پاکستان کی صورت میں جو نقصانات ان کے نزدیک تھے وہ ذرا بسط  
کے ساتھ بیان کیے اور دکھایا کہ مسلمانوں کے لیے نظریہ پاکستان  
سراسر مضرب ہے۔“ (مکالمۃ الصدیدین ص ۱۸۱)

تصور پاکستان پر طنز اور توہین | جو دھری افضل جسے احرار کی لیڈر نے مسلم  
اور توہین آمیز باتیں کہیں جو خطبات احرار کے صفحات ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴ پر  
”رج ہیں۔“ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۱۸۱)

ناظرینے کرام! مندرجہ بالا حواہج بات سے غیر متعذر احراری، دیوبندی اور  
موردی حضرات کی اذریہ نوازی، پاکستان دشمنی، نظریہ پاکستان اور مسلم لیگ کی  
مخالفت بالکل حیاں ہے۔ جن لوگوں نے قیام پاکستان اور مسلم لیگ کی سر قوڑ  
مخالفت کی ہو، اور مخالفت کے باوجود جب پاکستان معرض وجود میں آگیا اب  
ان حضرات کو پاکستان میں رہتے ہوئے بھی اس کا پہلا پھول ترقی کی منڈیاں ملے  
کرتے دیکھنا کبھی بھی گوارا نہیں کیونکہ اس کا قیام تو ان کی خواہشات کے بالکل  
عکس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان بن جانے کے بعد بھی ان کے ان سے تصدیق  
نہیں ہوئے بلکہ ترقی پذیر جوئے میں وہ اپنے نجدیہ کے مربی مسعودی حضرات کا ہٹ

کے بیٹے رنرو کو مار مار کر مارا اور اس کو عجیب و غریب آفتاب سے یا کہ جس طرح  
فرمانروا ہندوستان یا تو اس کا گناہوں کو سودھی اقبیر پر چڑھ کر اس شخصیت  
کی روز روشن کی طرح واضح دیں ہے اس سب حقائق کو جاننا یہ بات ہے  
**نجدی وہابیوں کی مسلم کش فاکر سی لیڈروں والہانہ عقیدے**

نہرو کے شاندار استقبال کی تیاریاں | پنڈت جواہر لال نہرو صاحب سوارا  
نہرو کے شاندار استقبال کی تیاریاں | پنڈت جواہر لال نہرو صاحب سوارا  
نہرو کے شاندار استقبال کی تیاریاں | پنڈت جواہر لال نہرو صاحب سوارا

”سعودی عرب میں پنڈت نہرو کی ملاقات کا ایسا اتفاق کیا کہ جب  
جبرائیل میلہ کے جاہ و جلال کی یاد تازہ کر دے گا۔ ہر روز صاف  
کے باغوں سے گلاب کے تازہ پھول طیارہ کے ذریعے نہرو صاحب  
میں لائے جاتے ہیں گے جہاں نہرو قیام کریں گے۔ وزیر اعظم نہرو  
ان کی پائی کے لیے شاہی ترشہ خازن میں خاص انتظامات کیے جاتے  
ہیں جو ان کے مستقر سے ریاض میں شاہ سعود کے نہایت پسندیدہ ملک  
نہرو کو جبرائیل کی صورت میں لے جایا جائے گا جس کی پیشوائی شاہ کا  
دستہ اور موٹر سائیکلوں پر سوار فوجی کریں گے تمام شاہی برہمنوں کو بھائی  
اور سعودی پانچوں سے مزین کیا جائے گا۔“

روزنامہ امرت لاہور ۱۲ اگست ۱۹۵۷ء

نہرو کے لیے دعائیں | پنڈت جواہر لال نہرو کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے  
اپنے ادارہ بھارتی نہرو کو عرب میں خوش آمدید میں لکھا ہے کہ  
”سعودی عرب ایک دہنا نہرو کو خوش آمدید کہنے میں غرض محسوس

کرتا ہے مسٹر نرو ایک ایسی شخصیت میں جو ہمیشہ پر امن و دراندازانہ  
پالیسی کے قائل رہے ہیں۔ آخر میں اس اخبار نے دوا کی سہرا میں  
کہ یہ دوا نرو بزرگوں پر کس سے

ت و سعودی نرو اسلامی کے سیکرٹری کرنل نورسات نے بھی سہرا کی  
روزانہ "الجمہوریہ" میں پنڈت نرو کو ایشیائی فرشتہ "بقایا ہے" یہ اخبار کھلتا  
ہے "اے ایشیا کے فرشتے نرو، تم پر مدد متی ہو۔"  
آگے چل کر کرنل نورسات لکھتے ہیں کہ:

"مسٹر نرو کی نرم اور ملکہ آواز توپوں کی گرج سے کہیں زیادہ باثر ہے  
کیونکہ یہ سچائی کی علامت بردار ہے۔"

(روزنامہ کوہستان، ۱۵ ستمبر ۱۹۵۶ء)

"سعودی عرب میں نرو کا مرجعہ نرو رسول السلام اور بے بند کے نرو سے  
استقبال تھا: سعودی نرو کی پنج شیلہ پر ایمان لے آئے سعودی  
عرب کے، ترکی میں پہلی مرتبہ نرو کے استقبال کے لیے عرب (نجدی)  
عورتیں بھی موجود تھیں یہ خواتین ٹرکوں اور کھیلک گاڑیوں میں بیٹھی ہوئی  
مسٹر نرو کو نقابوں سے جھانک رہی تھیں کہ وہ کبھی یہی نہیں  
پرست و سعودی نرو کو گھمے سے نکالے گا۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء)

نجدیوں کے نرو رسول السلام پر بند اخبار کا تبصرہ | اخبار "ذیل موشہ"

۱۵ ستمبر ۱۹۵۶ء کے اردین میں خوش آمدید پیغمبر امن کے عنوان کے تحت دوسری  
بتوں کے ساتھ حسب ذیل فقرے موجود ہیں۔

۱۔ پردھان منتری شری جواہر لال نرو پیغمبر اسلام کی دنیا میں پہنچے قرآن کا  
استقبال پیغمبر امن کے نرو سے کیا گیا۔

۲۔ اگر ہم اعلیٰ نہیں کرتے تو اسلام کے معنی امن کے ہیں سلامتی کے ہیں پیغمبر اسلام

کے معنی بھی اس وسیع معنی میں ہیں۔

۳۔ پیغمبر خدا کے عہد کے باوجود یہودیوں سے ٹکراتی رہا کرتا رہا  
کے لیے وہی عقد شکیبائیں تھیں، اس لیے اس میں یہودیوں سے بڑے  
میں عرب دشمنی کی حالت تھی۔

۴۔ اپنی مدت جی کے بس دو دو لاکھ تیرہ سو ویرہ تواریک تھیں وہ اس  
سے کفر اور کاف کے فلسفہ میں تبدیلی ہوئی تو یہ دو دو بہت بڑی مدتوں  
(نوائے وقت لاہور) کہ تو یہ مدت کو مہینے کی مدت تھی۔

۵۔ یہودیوں کے ہر وہی عقد شکیبائیں تھیں  
اختتام الحق تھا لوی سے مذمت نے بھی یہودیوں سے اس مذمت کی

کہ مذمت کی سبب جو کہ روزنامہ جنگ نے دیا ہے

”کراچی ۲۰ ستمبر اشرف پور مولانا قاضی محمد تقی نقوی نے

رات ایک بیان میں کہا ہے کہ زمین جوڑ کے اور اخلاقیات میں

بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے استقبال پر موجود ہیں۔

سے جو شک اسلام اور اہل اسلام کے نفرت کے لیے گئے۔ ان

سے مذمت یہ کہ مسلمانوں کے دینی و فرائض غیبت کا قول

برداشت نہ ہو سکتا ہے۔ بعد ازاں فرینڈ شپ میں اس موقع پر

کا پول بھی کھل گیا جس کا سارے ممالک میں ہر جگہ جانا ہے

اس سے قطع نظر کہ سرزمینِ حیدر آباد اسلام میں ایک مندرجہ

بعد سرحد اور اندھ کے باغی، دعوتِ محمدیہ اور جوہر میں بسنے

۱۔ موحیدین مردوں اور عورتوں سے عقد شکیبائیں تھیں

۲۔ موحیدین کے لیے کہ ایک مذمت آتا ہے اس اس کی طرف کی

کہ ایک مذمت ہو کر ہے جوہر میں شریعت کی تربیت پر اس کی

طاف سے عہد ہوتی ہے خود یہ بات بھی اپنی جگہ انتہائی

اور غیر سودی ہے کہ پشت نرو کے لیے رسول اسلام جیسے مصداق  
 الفاظ استعمال کیے جائیں۔ سودی عرب کے سفارت خانہ سے جو خط حق  
 ہیں وہاں سے کہنا نہ چاہیے کہ یہ کلمہ سے بھی واقف نہیں ہے اور یہاں  
 سے قصہ کے معنی میں بھی نہیں کہہ سکتے۔ اور انہیں میرے نزدیک  
 یہ مذکورہ بہتر ازناہ کا مصداق ہے اور ممکن ہے کہ ان کا عربی  
 کلمہ سے حقیقت میں واقف نہ ہو لیکن سودی عرب کے سفارتی  
 ترجمان سے زیادہ واقف اسلام ضرور معلوم ہوتا ہے اور ان کی تردید  
 کرنے والے ترجمان ممکن ہے کہ عربی کی صابت آراء رکھتے ہوں مگر اسلام  
 اور تصبیات اسلام کی اجماع سے بھی آگاہ نہ ہوتے ہیں۔ یہودیوں  
 اسلام کے غرہ سے ادنیٰ سے ادنیٰ عقل رکھنے والے کہ یہ غلط فہمی نہیں  
 ہوتی ہے کہ پشت نرو کو نبی یا پیغمبر نہ دیا۔ یہ اس لفظ سے نبی کے معنی  
 مراد لیے ہیں بلکہ یہ جگہ سے ہوئے بھی کہ رسول سے قصد کے ہی معنی مراد  
 لیے گئے ہیں۔ یہ اعتقاد اس لیے کہ لفظ رسول اسلام اور قرآن کریم مخصوص  
 اصطلاح ہے جس کی معیت شعارِ اللہ اور شعارِ اسلام کی ہے جیسے  
 قرآن مجید حرام مسجد الحرام وغیرہ قسم کے مشابہ الفاظ اسلام کی شہادتیں  
 جو اپنے لغوی معنی سے بچ کر اصطلاحی معنی کے لیے خاص ہو گئے۔  
 اب ان الفاظ کو لغوی معنی میں استعمال کرنے میں حدود و ان کا پاس  
 رکھنا ضروری ہے قطعاً ناجائز و حرام ہے بلکہ شعارِ اللہ کی کھلی ہوئی  
 بیعتی اور توہین ہے۔

جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمان !  
 یہ کہ مسلمان کو یہ اجازت ہے کہ وہ اپنی تصنیف کا نام کتاب اللہ  
 اپنے گھر کا نام بیت اللہ اور اپنی مسجد کا نام مسجد حرام اپنے باغ  
 کو بہشت اپنے تالاب کا ہم کوثرۃ الدنور کا جہنم اور اپنے

پوشیں کا نام مرسون رکھ سے جو کہ مغوی قبا سے یہ سب ہر  
 صبر میں کیا توں کریم میں۔ خدا لایف منو لا تظنوا انہ  
 وقولوا انظرونا میں انظار اب سے وہ نہیں سمجھا کہ یہ جہ  
 کیا حدیث کے خد مسلمانوں کو جہشت خفی کو محنت سے یہ اب  
 انظار نہیں بدایا یہ اب

سودی عیب کے سفارتی ترزاں کو معلوم ہونا پہلے رُسوں کا نام  
 زبان بھی وہ زبان ہے جس میں المصداقت قرآن و سنت و وفادہ  
 گیا ہے۔ اگر اللہ کے باطنی کے احسان میں نہ ہو تو رُسوں کو  
 یہ کہ کر جھینٹ چڑھ چکا کہ ہر اہل کے منہ کا قصہ کہیں تو آئندہ  
 تمام شعائر اسلام کی حرمت کبھی باقی نہ رہے گی جو سنی امن  
 کا استعمال بھی کس قدر حیا سوز اور عزت بخش ہے کہ جس کے قلب میں  
 آئے وہ خون مسک سے ہون کیسی باقی رہی ہو۔ وہ قصہ میں آئے تو  
 اس میں امن و مسدستی کا رقی شائبہ بھی موجود نہیں ہے خدا  
 کی شان ہے کہ مردم خورد و زندوں کو قصہ امن کے قلب سے یہ  
 کیا جائے۔

جنوں کا نام خود رکھ یہ خود کو جنوں  
 جو چاہے آپ کا سن کر تہہ سار کو سن  
 بعد آخ میں پسند ہر م سے صاف طور پر یہ کہ وہ یہ پستی ہیں  
 کہ وہ میں شیعین مسلمان ہر کی اہانت ہے اور ان یہ باور میں  
 طرف سے نام رُسوں کی ہے خرمی کبھی روایت نہیں کی جو کسی  
 شجب کریم

مہتمم کا مذہبی کی سادھی پر پھول چڑھنا | روزنامہ روزِ وقت نے یہی  
 کہ کا مذہبی کی سادھی پر پھول چڑھنا





کہ نیا زندگی اختیار نہ کریں۔ اور انگریزوں کی مہارت میں فتور سے اور کتابیں کیوں نہ  
 شائع کریں نیز انگریز کے خلاف جہاد کرنے کو ناجائز کیوں نہ کہیں۔  
 جو کہ ہم لازماً مجبور خدا شافع روز جزا، شب اسرا کے دولہا جناب  
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نیاز مند اور خیر خواہ نہیں وہ ملک ملت  
 کے کیسے خیر خواہ ہو سکتے ہیں۔ علی بنو نے بر دور میں کھارجی کے طریق کار اور عقائد کی نفی  
 کی ہے۔ بعد سونے اسلام سے روگردانی کر کے نئے نئے فتنے اور عقائد پر مبنی کفریہ  
 مسلولوں کے دلوں سے غفلت محبوب خدا اور تمام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ  
 وسلم کو ختم کرنے کے لیے عیب و غریب قسم کے حرب اختیار کیے۔ جیسا کہ آپ محمد بن  
 عبد وہاب نجدی در پیک و ہند میں فیہ تعلیم اور دیوبندی و دہلیہ کے متفقہ محذور  
 سید محمد اسماعیل دہلوی کے حالات میں مذہبیت ہی وضاحت کے ساتھ پڑھ  
 سکتے ہیں۔ ان فتنوں کے پیچھے کسی نہ کسی کا ہاتھ مندرجہ ہوتا ہے۔ سید محمد اسماعیل  
 دہلوی نے سندوستان میں اس فتنہ و دہانیت کا بیج بویا تو نجدیوں سے یہ بیج  
 حاصل کیا۔ اپنے اسلام سے اس کو یہ عقائد کہیں نہ ملے۔ حالانکہ اس کے خاندان  
 سے تین شاہ و اس شاہ دہلوی اور شاہ عبد العزیز دہلوی تھے جن کا علمی سہارا بھی  
 انہی میں سے تھا۔ اسماعیل دہلوی نے یہ فیض نجدیوں سے حاصل کیا اور نجدیوں کے  
 یہ فتنہ عبد وہاب نجدی سے یہ فیض اپنے تئیم یہ درہنہ قیہ سے حاصل کیا۔ اور  
 اپنے تئیم کو یہ فیض اپنے ہم وطنوں سے ملا۔ اور جس دور میں انہوں نے ہندوستان  
 میں یہ فتنہ پھیلایا تو اس وقت قومی حریت پسندوں کے لیے کمر بستہ ہوئے  
 اور ہندوستان کا تحفظ فرمایا۔

قدیس شہر کرم آباد میں غازی خاں پاکستان کے قیام پر کرام علیہ السلام  
 ہندوستان میں رہے۔ ان کے ہاں دہلی شہر کے قیام کی خبر ملی تو انہیں یہ عبارت لکھیں کہ  
 جنتیں کی جاتی ہیں۔

اس آج مشہور ہے کہ اس میں شمس ہے کہ اس میں آفتاب نہیں ہے نہ صبح نہ شمس  
اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری کائنات کے لیے رسول رحمت کی ترغیب ہے میں حیدر علی  
میں ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً بَيْنَ عَيْنَيْنِ  
اور میں نے نہیں بھجوا کر رحمت کے واسطے  
جہان کے لیے۔

دیب، ۱۷، ۱۷

مذہب بانا آیات عجیبات سے واضح ہو کر دیوبندوں نے یہ عبارت لکھ دی۔ یہ کسی  
نفس کے عیب و آلودگی کی بارگاہِ قدس میں بہت بُری ہے اور اس کی رحمت سے  
جو کہ گھر ہے۔

کہیں دیوبندی خطیب انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تائب بنے  
کہیں یہ آدمی کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھر سے جاتے ہیں۔ یہ کسی  
خباثتوں کا اندازہ انہیں رحمت سے عیاں ہوتا ہے کہ جو کل کائنات کو زیر کرنے  
والی اس شہادت کو اپنا شہادت قرار دے رہے ہیں۔ دیوبندیوں کے ہاں جو  
کے ہم نامہ شیخ، مقررین مولوی سلام خاں صاحب کے تائب و تائب ہیں  
صاحب آف اور عجیب میاں کے تائب و تائب کے یہ حقیقت عیاں کرے  
وہ تائب و تائب کیا جاتے ہیں۔

دیوبندیوں کے مولوی حسین علی نے نبی پاک صلی

اللہ علیہ وسلم کو چل صراط سے گرنے سے بچا لیا!

یہ دیوبندوں کے مولوی صاحب آف، احمدی کے تائب و تائب ہیں  
یہ دیوبندوں کے مولوی صاحب آف، احمدی کے تائب و تائب ہیں  
یہ دیوبندوں کے مولوی صاحب آف، احمدی کے تائب و تائب ہیں  
یہ دیوبندوں کے مولوی صاحب آف، احمدی کے تائب و تائب ہیں



جب قرآن میں اس کی تفسیر ہو جائے گی  
 جب کہ وہی مجھ کو بتائے گی کہ  
 میں نے اسے کیا ہے اور مجھے یہ کیا ہے  
 جو کہنے لگے کہ یہ تو میں ہی ہوں  
 کہہ دے۔

سہو میں رہتا ہوں اسوں میں غم  
 کہہ رہے ہیں اسوں کو کہہ رہے ہوں

**دیوبندی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے استاد ہیں!**

دیوبندی کے مولوی خلیفہ محمد فیضی کہتے ہیں کہ  
 ایک صالح فرما دیر سند کے تحت سے خوب میں تپا ہوا ہے  
 کو دین کو کہہ کر تپا دیکھ کر پتہ چلا کہ وہ اس سے ہی تپا ہوا  
 میں فرما کر جب سے میں اسے دیا ہے وہ اسے جو کہہ رہے ہیں کہ  
 میں اسے دھوکہ دے رہا ہوں

وہ جسے عظیم الشان جہاں میں ہے وہ اسے صلی اللہ علیہ وسلم کے استاد ہیں  
 اگر کہہ سکیں پانی جاتی ہے کہ وہ ہندی ہوں کہ وہ اسے دیا ہے کہ وہ اسے دیا ہے  
 فرمایا ہے۔

وہ لاکھ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے پناہ میں فرمایا ہے کہ  
 وَمَا آتَيْنَا مِنْ دَسْتُورٍ إِلَّا كِتَابٍ  
 فَوَيْلٌ لِّمَنْ كَفَرَ

وہ جو کہہ رہے ہیں کہ وہ اسے دیا ہے کہ وہ اسے دیا ہے  
 وہ اسے دیا ہے کہ وہ اسے دیا ہے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاؤں

## کی وفات برابر ہے

اور ہے کہ ان کے بعد بھی

مسیح و عیسیٰ و سائر ائمہ کی وفات بھی اس طور سے ہے

کہ ان کے بعد بھی وہی حالت ہوگی جس کی حالت میں

ان کے بعد بھی وہی حالت ہوگی

یعنی وہی حالت میں ان کے بعد بھی وہی حالت ہوگی

اور ان کے بعد بھی وہی حالت ہوگی

اور ان کے بعد بھی وہی حالت ہوگی

کہ ان کے بعد بھی وہی حالت ہوگی

## شہداء کو دوا عزا کی طور پر نہ کہئے

حقیقہ ۱۵۔ شہداء کو دوا عزا کی طور پر نہ کہئے

کہ ان کے بعد بھی وہی حالت ہوگی

اور ان کے بعد بھی وہی حالت ہوگی

اور ان کے بعد بھی وہی حالت ہوگی

اور ان کے بعد بھی وہی حالت ہوگی

اور ان کے بعد بھی وہی حالت ہوگی

اور ان کے بعد بھی وہی حالت ہوگی







# یا رسول اللہ یا علی کہنے والوں کو قتل کرنا جائز ہے

مقتدہ و ہدایہ و بینہ و میثاق ذی قہر میں کہ  
 نورانی و سنی و علمی یا یا اے عباس یا اے عبد اللہ  
 عیسیٰ و اسی رنگ و تھکن کر پانچ سے یا اس کی زبان سے اس  
 نعرے سے سن و ہمارے حق سے و طلب غیہ مولیٰ سے  
 و میں ہمارے حق سے جو خدا کے سوا کسی دے سے خدا  
 میں ہوتا ہے اللہ ہی یار و دوست و زاری و حق پر فتح حاصل  
 تو اس کی دعوت محمود و رب و فو و تو اپنے مور میں و  
 سے و اس سے کہ اور طلب کرنا شک سے خود کو  
 یہاں و شک میں کہ کہ شک میں کہ چنان کہ  
**حقیقی نقطہ** سب مذمت سے اور ان  
 حاصل سے کہ کہ کا مقصد بعض یہ ہے کہ ان کی حالت  
 سے و در اس نوا یہ ایک واسطہ میں بلکہ ان کا فعل  
 کہ جو حال شک سے اور اپنے لوگوں کا حال بہانہ جانتے  
 ان کے ہونے و نہ ہونے لینا مباح ہے  
 لکھنا یا یہ کہ مقتدہ اس میں ذی

سے کہ یہی در صورت و ہر وقت و ہر وقت کے لئے ہے کہ کہ کہ

## نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کہ مٹی میں مائے وارے ہیں

وہ نہایت پاک و پیر و پیران کے نام کہ قتلے لوگ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ وہ مٹی کے لئے مٹی

مقیدہ ایم بھی یہ کہ ان عقیدوں کے خلاف ہونا

## دنیا بھر کے دیوبندی اور غیر متحاذ بہتیوں کو چیلنج

ہم اعلان کرتے ہیں کہ تمام دنیا میں ہر مذہب اور ہر مصلحت کے مصلحتیوں نے  
تو کئے ہیں کہ ان کی ایک حد تک ہی رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی پہلی حد  
تاکہ وہ نہ کہنے لگیں کہ ان کی ایک حد تک ہی رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی پہلی حد  
ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔  
میں کہتا ہوں کہ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔  
ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُفْسِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
أَنَّهُ مُؤْمِنٌ بِلَا حَيَاةٍ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۚ  
اور جو لوگ کہیں کہ وہ کسی کو فاسد کرتے ہیں  
کہ وہ کسی کو فاسد کرتے ہیں۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔

رہا کہ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔  
ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔  
ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔  
ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔

ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔  
ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔  
ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔  
ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔ ان کی حد تک ہی نہیں رہے۔

موتی رشید احمد موسیٰ دیوبندی ہی نے لکھا ہے کہ:  
 عقیدہ بر غیب حاصل حق تعالیٰ کا ہے اس نطق کو کسی تاویل سے اور  
 ہر جملہ کا ترجمہ سے حاصل نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۰)  
 جو شخص جس نہ مثل نہ تھا نے عید و سلم کو بزم غیب جو خاصہ حق  
 تعالیٰ سے ثابت کرے اس کے پیچھے درست ہے۔  
 (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۲)

حضور علیہ السلام کے علم غیب کی محض بی مجنون اور بہائم سے تشبیہ

موتی شرفی صاحب تعالیٰ نے لکھا ہے کہ:  
 عقیدہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جاتا۔ اور بقول زید  
 صاحب ہر تواریق غیب سے مراد ہے کہ اس غیب سے مراد بعض  
 غیب ہے۔ بل غیب اگر بعض علم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں  
 حضور کی ہی کیا تمہید ہے۔ ایسا بزم غیب تو زید و عمر و جگر بر صبی  
 مجنون جگر جمع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ (حفظ لایان)

شیطان اور ملک الموت کا علم ثابت ہے  
 نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ثابت نہیں

دیوبندیوں کے مولانا غلام احمد انیسویں نے لکھا ہے کہ:  
 عقیدہ غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال کیا کرنا ہو  
 نہیں کا قریب مگر کلمات خصوصاً اہل حق کے بلا دلیل محض قیاس و تہا

سے، موت کرنا تو نہیں تو اس سے پہلے ہفتہ بے اشتعال  
 ملک موت کو پہنچا دیتا ہے نص سے، موت کرنا تو اس سے پہلے  
 کی تو اس کی نص طبعی ہے۔ یہ ہیں قلعہ و قلعہ و قلعہ و قلعہ  
 عقیدہ، اصل عقیدہ میں روح اس کا عقیدہ و عقیدہ  
 ملک موت سے افضل تر ہے کی روح سے بہ کثرت میں موت  
 یہ علم آپ کا ان امور میں ملک موت سے بہ کثرت میں موت  
 (یہ ایمان قلعہ و قلعہ)

ہم شیطان کا موصلا سے زائد  
 پر عہد لاجل نہ کیوں دیکھتے موت تیری  
 دیوبندی و بائبل کے قاری طیب مستور و معلوم دیوبند نے ہر عقیدہ کے متعلق  
 لکھا ہے کہ:

عقیدہ: رسول اور امت۔ اس حد تک متشکل ہیں کہ دونوں کو  
 مگر غیب نہیں۔  
 عقیدہ: قلم، کان و دیکھوں خاصہ خداوندی ہے۔ جس میں کوئی دیکھ نہ  
 اس کا شریک نہیں ہو سکتا۔ (غیر توحید نہیں کر سکتا)  
 عقیدہ: حضرت ہستی الازلیں و الازلیں کے لیے ہر عیب کا علاج ہے اور

سے شیطان و کائنات الہوت کے بعد میں سے علم پر قرآن و حدیث میں کوئی نص و دلیل برائی۔  
 جو جس میں و احسن کے کہ ہے وہ قرآن و حدیث و احسن و احسن و احسن  
 طرح سے متواتر ہے۔ حدیث و احسن کے احسن و احسن کے احسن و احسن  
 بار و احسن ہے قرآن و حدیث میں کوئی ایسی حدیث و احسن میں سے ہر حدیث اتنے  
 حدیث و احسن میں سے احسن و احسن و احسن و احسن و احسن و احسن  
 سوال اس مسئلہ نے حدیث و احسن کے لیے، حدیث کا علم ثابت ہے۔





یہ امر کی عملی قابلیت اور قرآن و وحی کا سارا راز بھی ناش ہو جاتا ہے واصل اس میں  
وحی نے یہ سستہ عملی امانت دے رکھی تھی کہ سنو! قدیمو آیت کو صحیح نہ سمجھنے کی بنا پر  
پھر اس سے جان کر نہ سچا ہے کہ تم علم نہیں کرو مفسرین عظام علیہم السلام نے اس آیت

کی تفسیر اس حدیث میں فرمادی ہے۔

ثُمَّ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ سِيْرَةٌ مَّا يَشَاءُ  
بے شک اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہے  
کے پر قادر ہے۔

رسول کریم کا یہ بھی مدعا ہے:

مَا صَدَّقَ مُحَمَّدٌ بَأْسَ أَحَدٍ مِنْ  
بَلَاءِ اللَّهِ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَحَمَلُ  
الْبِشْبِشِ (پیشکش ۲)

جب اللہ کریم نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت ختم ہے۔  
آپ خاتم النبیین ہیں یہ اسی کی وضاحت اللہ نے یہ طریق پر جس پر ختم نبوت صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمادی

لَا بَعْدَ لِي بَعْدِي  
میرے بعد کوئی نبی نہیں

قرآن و حدیث کے نصوص ذہین کے وجود اسکا حیلے جو کہ یہ عقیدہ رکھے کہ  
معدنہ کریمہ میں ہے کہ ایک آں میں ایک محمد کل سے چاہے تو کروڑوں محمد صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو سکتے۔

خداوند اس کے پیار سے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بغاوت نہیں کر  
سکتا۔ یہ کہہ کر محمد پر کس کا تو اتنا بھی دے گا اور نبوت و رسالت کا انکار  
نہیں کرے جو اللہ کا فرمان ہے وہ غلط ہے۔ جبکہ پروردگار عالم نے بھی حدیث میں  
مَنْ خَدَعَ قَوْمًا مِنْ آلِهِ خَدَشَ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچ ہے

لا تذبذب بکلمات اللہ کی بات نہ کرو  
وہ نہیں کہہ رہے کہ تم نے یہ بات کہی ہے  
نہ کہ اور جو اے قابا! اس نے کیا کر  
میں سچ نہاں ضمیر میراث  
میر میرزا محمد اکبر نقشبند  
پیش قدم

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کہ نیک نیاں سے کئی درجے بہتر ہے

دیوبندی اور نیکو عقیدہ ایمانیوں کے آگے آ رہا ہے۔ اس کا یہ قیاس نہیں ہو سکتا کہ یہ عقیدہ  
میں سرور عبادیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کینہ و بغض کا ثبوت ہے۔ بلکہ  
قرآن عقیدہ میں رائے دشمنی ملتا دیکھتا ہے جو اس سے  
عقیدہ ۵: از دوسرے مذاہب کی مخالفت اور جو خود مسرت و صحت و نعمت  
فیوض شیعہ و ائمہ اہل بیت علیہم السلام کو برباد کرنا مقصود ہے۔  
یہ بھی دیکھتا ہے کہ مسرت و صحت اور جو خود مسرت  
نہار میں، رات کے سوئے سے اپنی بیوی بچہ مسرت و صحت کو قبول کرتا ہے  
اور شیعہ یا کسی جیسے ذرگوں کی طرف غم و رنج و غصہ، ان میں اپنی نعمت  
احیال اور گناہ دنیا سے میل اور گناہ سے کسرت میں سوئے سے  
نہادہ ہوا ہے۔

نیزادہ ہوا ہے  
 نافرینے نام وادوانیہ اسمیں ہوتے ہیں کہ نہ مہمان نہ تیرے غیب  
 کس قدر کسوز اور حق رسول کے جذبات کو چھٹی کر دینے والے سے اسلوب  
 حق و توبہ کو کرب ناریں تشدد پڑھنے دقت باز کا وہ راستہ میں بدیہ سدوم  
 انداز غیب کیا مہنی میں کرسے تو اس دقت یہ کہنے سے پڑھے کہ کرب  
 جب کہ یا کرب و محض صلہ نہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی باز کا وہ اندس میں باتش فہ  
 سلام عرض کر رہا ہے

طار عبد الوہاب شرفی قدس سرہ النورانی نے لکھا ہے کہ :

میں نے اپنے سرور اعلیٰ خواص علیہ الرحمۃ کو سنا کہ فرماتے تھے کہ

شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نمازی کو تشدد میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام عرض کرنے کا اس لیے حکم دیا ہے کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ انہیں آگاہ فرمائے کہ اس ماضی میں اپنے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی بھی اس لیے کہ حضور کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے۔

فیضا طیبونہ بالسلام مشافہۃ پس حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بالمشافہ سلام عرض کریں۔ امیران اکبرائے شہ <sup>۱۹۶۵</sup> حج الملبورۃ مصر، ایم غزالہ علیہ الرحمۃ کا ارشاد ہے کہ :

’جب تشدد کے لیے بیٹھو تو ادب سے بیٹھو اور تصریح کرو کہ جتنی چیزیں تقرب کی ہیں خواہ صلوات ہو یا طیبات یعنی اخلاق ظاہر۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اسی طرح ملک خدا کے لیے ہے۔ اور یہی سب نعمیات کے ہیں۔ اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دھرم و اہود کو اپنے دل میں حاضر کرو اور السلام علیک اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ کہو۔

(احیاء العلوم باب چہارم جلد اول)

شیخ الحدیث شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ العالی نے شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ :

’بعض عرفائے اللہ کو ایں خطایہ کثرت سرایں حقیقت محمدیہ است اور قدامت موجودات و افراد کمالات پس آنحضرت و در ذات مصطفیان موجود و حاضر است پس عقل را باید کہ ازیں سنے آگاہ باشد و ازیں مشور و غافل نہ بود تا انوار قرب و اسرار معرفت منور و ناز گردد۔

# نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ قدرت نہیں

غیر معتدین اور دیوبندی و ہاتھیوں کے اہم اور مجتہد اسماعیل دہلوی نے قتل کے عقیدہ لکھا ہے کہ :

عقیدہ : حضرت کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ قدرت اور غیبیاتی نبی میں نہیں : (تقریر الایمان ص ۱)

انبیاء کرام علیہم السلام اللہ کے عذاب سے عام آدمیوں

## کی طرح ترساں لرزاں ہیں

دہاتیوں کے نام نہاد مجتہد ابھنے تھیہ نے لکھا ہے کہ :

• طالب و انبیاء بھی ویسے ہی خدا کے بند سے ہیں جیسے کہ تم خود ہو۔ اور وہ بھی اس کی رحمت کے طالب اور اس کے عذاب سے اسی طرح لرزاں و ترساں ہیں جس طرح تم خود ہو۔ (کتاب السید ص ۱۲)

## انبیاء لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں

دہاتیوں کے مجتہد محمد بن عبداللہ سے نبی کا عقیدہ ہے کہ :

عقیدہ :۔ انبیاء بھی لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں۔ (کتاب التوحید ص ۱۲۹)

قادر مین عظام :۔ آپ نور اذکار کریں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شان اہل حق میں کتنی بڑی مستغنی اور بے ادب ہے جس توحید کا پرچار کرنے کے لئے حق

تعالیٰ نے انبیاء عظام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ وہ اور سب نبی کے حکم کا پہلا جزو کو  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہی ہے۔ مگر دلوں کا نام شہادۃ شیعہ الاسلام اور معبود اعظم ان کے ہی  
معلق ہی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اپنے کلمہ کی پہلی جزو کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں  
یہ عقیدہ دشمنان انبیاء کا ہی ہو سکتا ہے کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا۔

خاتم الانبیاء شہداء دوسرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی انبیاء  
میں آجاتے ہیں۔ میرے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔  
أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ابن ماجہ ترمذی شریف ص مشکوٰۃ شریف ص

## انبیاء اور اولیاء کو سفارشی ماننے والا ابو جہل جیسا مشرک ہے

عقیدہ: جو کوئی کسی انبیاء و اولیاء کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے اور نذر و نیاز  
کرے گویا اس کو اللہ کا بندہ مخلوق سمجھے۔ سو ابو جہل اور وہ مشرک  
میں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان ص مطبوعہ دہلی)

عقیدہ: 'سو اب بھی جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور  
اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مالے سو اس پر مشرک ثابت ہو جاتا ہے۔  
(تقویۃ الایمان ص ۲)

عقیدہ: انبیاء اور اولیاء اللہ تعالیٰ کی عطا سے تصرف فرماتے ہیں۔  
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارے سفارشی اور وکیل میں۔ یہ سب کچھ مشرک  
اور خرافات ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص مصنف امام الربانیہ اسماعیل دہلوی)



وَاخُذْ عَوْنِ رَبِّكَ الْعَلِيْمِ

مدیر اعلیٰ مانتھنہ، جامعہ طیبہ سیالکوٹ

# جامع الحاج ابوالخیر محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

## کی مجتہانہ تصانیف

